REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ـــــ ۲۲
ایڈیٹر:-
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:-
جاوید اقبال اختر

شمارہ ـــــ ۳۶
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ تبوک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور انور مع خدام ۲۰ اگست کو انگلستان سے یورپ کی احمدیہ جماعتوں کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ امید ہے کہ حضور انور ۷ ستمبر تک انگلستان مراجعت فرما ہوں گے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی و درازی عمر کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۳ تبوک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پرسوں ۱۵ تبوک کی درمیانی شب سفر انگلستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ ۱۶ کو شام کے وقت لندن پہنچنا ہے۔ احباب خیریت سے پہنچنے اور بخیریت واپس آنے کے لئے دعا فرمائیں۔ اطلاعاً یہ بھی عرض ہے کہ پہلے روانگی ۱۳ تبوک کو تھی لیکن کابل سے لندن جانے والے جہاز کے کینسل ہو جانے کی وجہ سے یہ تبدیلی ہوئی ہے۔ سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ (باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

۷ شعبان ۱۳۹۳ ہجری   ۱۴ تبوک ۱۳۵۲ ہش   ۱۴ ستمبر ۱۹۷۳ء

رپورٹ نمبر ۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کوائف

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ (الحمد للہ)

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اپنی رپورٹ محررہ ۲۲ جولائی میں رقم فرماتے ہیں:-

۲۱ جولائی ۱۹۷۳ء

کل شام چھ بجے یعنی ۲۱ کو عزیز مکرم ارشد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی اپنی کار پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عزیز مکرم ولی احمد شاہ صاحب کو حضور نے اپنی کار اور حادثہ کے سلسلہ میں، ضروری اقدامات کے لئے لندن واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ نیز کامل شفقت سے عزیز موصوف کی دلداری فرمائی جس سے شاہ صاحب کے دل کو بہت تسلی ہوئی۔

۲۲ جولائی ۱۹۷۳ء

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح ۱۱ بجے جھیل (Conistan) کونسٹن کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے یہ علاقہ لیک ڈسٹرکٹ یعنی جھیلوں کا علاقہ کہلاتا ہے۔ ونڈہ میر۔ السن واٹر۔ گراسمیر۔ اور کانسٹن بڑی بڑی نہریں ہیں۔ حضور نے کانسٹن جھیل کے بہت سے متحرک اور ساکن ڈرٹے بھی نئے یہاں FIBRE GLASS فائبر گلاس کی بنی ہوئی ایک چھوٹی سی کشتی حضور کو بہت پسند آئی۔

دوپہر کا کھانا حضور نے یوشبلٹ ہوٹل سے ملحق ایک بہت چھوٹی سی کافی شاپ میں تناول فرمایا۔ اس ہوٹل اور مکان کے مالک کالن مچل صاحب ہیں۔ جن کے پاس یہاں پانچ سو ایکڑ فارم ہے۔ فارم ہاؤس بھی پاس ہی ہے۔ دو گھوڑیاں دو گائیں اور بھیڑیں بھی پالی ہوئی ہیں۔ حضور کھانا کھا کر باہر تشریف لائے تو ایک نیم عرب گھوڑی اور مالک کے درمیان کشمکش ہو رہی تھی۔ مالک گھوڑی کو رسے سے پیٹ رہا تھا۔ اور گھوڑی اپنی ساتھ کی سمتوں سے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر حضور کو بہت تکلیف ہوئی اور حضور نے بے قرار ہو کر ایک بزرگ صورت کارکن کو جو فارم میں ملازم تھا سمجھایا کہ گھوڑے کو اس طرح پیٹنا صریح ظلم ہے۔ گھوڑے کو یہ سمجھ ہی نہیں کہ اسے سزا کیوں دی جا رہی ہے۔ اسے پیار سے سمجھانا چاہیئے۔

حضور نے اس نیم عرب نسل کی گھوڑی اور کلائیڈز ڈیل نسل کی گھوڑی کی خصوصیات پر گفتگو فرمائی۔ ہوٹل کے اندر کچھ انگریز سیاح بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور سے پوچھا کہ کیا آپ نے ہمارا لیک پسند فرمایا۔ تو حضور نے جواب دیا۔ "مجھے وہ انگلستان پسند تھا جب میں یہاں آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھا کرتا تھا۔ لیکن افسوس کہ اب وہ انگلستان نہیں رہا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج رائی نوز درّہ WRYNOSE PASS بھی ملاحظہ فرمایا۔ اور براؤٹن BROUGUTEN اور کانسٹن جھیل کے کنارے گاڑی میں سیر کی۔ یہ علاقہ بھی بے حد خوبصورت ہے اور فطرت کے حسین و جمیل نظارے قدم قدم پر احساس دلاتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر ان کے خالق اور بنانے والے کی قدرتوں کا دل سے اقرار کرتے ہوئے اس کی تسبیح و تحمید کی جائے۔

شام کو پونے ۹ بجے (۲۲ جولائی) صاحبزادہ مرزا مجیب احمد سلمہ مع صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم بیگم حاضر ہوئے۔

شام کو اطلاع ملی کہ برادرم مکرم باجوہ صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور کل یعنی ۲۴ کو انہیں ہسپتال سے چھٹی مل جائے گی۔ مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق نے حسب ارشاد حضور باجوہ صاحب کو لندن لے جانے کا تسلی بخش انتظام کر لیا ہے۔ حضور کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر باجوہ صاحب کے لئے پلاسٹک سرجری کی ضرورت پڑے تو اس کا انتظام کیا جائے۔

۲۳ جولائی ۱۹۷۳ء

آج صبح دس بجے امام رفیق صاحب کو بذریعہ فون اطلاع ملی کہ مکرم باجوہ صاحب کو صبح دس بجے ہسپتال سے فراغت مل گئی۔ اور انہیں لندن پہنچایا جا رہا ہے۔

گیارہ بجے حضور Langdale لنگ ڈیل GRASMERE گراسمیر السن واٹر ULSWATER اور کرکسٹون واپس تشریف لے آئے۔

دوپہر کے کھانے کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اور ریسٹورنٹ بند ہو چکے تھے۔ لیکن شیلے ہوٹل کی مالکہ نے جہاں ایک روز پہلے بھی حضور کھانا تناول فرما چکے تھے حسب سابق بڑی خندہ پیشانی اور ادب سے کھانا پیش کیا۔

برادرم مکرم باجوہ صاحب کی لندن بخیریت پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ اور مشن ہاؤس میں ان کے لئے سب ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت بخشے آمین۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible]

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ر تبوک ۱۳۵۲ ہش

مخالفت برائے مخالفت

"مخالفت" بھی جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک عظیم ثبوت ہے۔ وہ حق ہی کیا جس کی مخالفت نہیں۔ جب بھی خدا تعالےٰ کا برگزیدہ بندہ اصلاح خلق کے لئے دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں سعید الفطرت اسے قبول کر لیتے ہیں۔ وہاں لازمی طور پر ایک فریق اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ ملائکہ اور شیطان کا قصہ جو قرآن کریم میں بار بار بیان ہوا۔ وہ بھی اس بات کو ذہن نشین کرانے کے لئے ہے۔ مگر افسوس کہ اس سے بھی سبق حاصل نہیں کیا جاتا۔ اور ملائکہ اور شیطان کے قصہ کا بار بار اعادہ ہو رہا ہے۔

ایک ہے "مخالفت" جس کا مطلب ہے کہ آپ نے ایک بات کہی دوسرے نے نہ مانی۔ آپ نے اپنی بات کی تائید میں دلیل دی۔ دوسرے کو وہ دلیل قائل نہ کر سکی۔ اس طرح دوسرا آدمی آپ کا مخالف ٹھہرا۔ یہ تو ہوئی مخالفت کی معقول صورت۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ہے "مخالفت برائے مخالفت" جس کا یہ مطلب ہے کہ بغیر کسی معقول وجہ اور دلیل کے بس مخالفت کرتے چلے جانا۔ یا یوں کہیئے کہ آپ کا مخالف گویا ادھار کھائے بیٹھا ہے کہ جو بات کہو گے میں نے اس کا انکار ہی کرنا ہے۔

پھر یہ دونوں قسم کی مخالفتیں جب اور بڑھتی ہیں۔ تو عداوت اور عناد کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ تب عقلوں پر ایسے پردے پڑ جاتے ہیں کہ معقولیت پسندی اور دلیل کی سب باتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ عداوت ایسا اندھا کر دیتی ہے کہ مخالفین و معاندین حق و صداقت کو نیست و نابود کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ دوسری طرف چونکہ خدائے قادر و توانا کا مضبوط ہاتھ مامور کی پیٹھ پر ہوتا ہے۔ اس لئے اپنا پورا زور لگا لینے کے باوجود نتیجۃً دشمن ناکام و نامراد ہی رہتا ہے۔ اس طرح شدت کی مخالفت بجائے خود اس مامور کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت بن جاتی ہے۔ ایسا واضح نشان دیکھ لینے کے باوجود معاندین اپنی ڈگر پر چلتے چلے جاتے ہیں خواہ ان کا اپنا ضمیر بھی اندر سے انہیں ملامت ہی کر رہا ہو۔ پھر بھی مخالفت پر کمربستہ ہی رہتے ہیں۔ یہ مخالفت وہی ہے جسے ہم نے "مخالفت برائے مخالفت کے تحت ابھی بیان کیا۔ چنانچہ سورہ احقاف کی حسبِ ذیل آیت کریمہ میں اس نوع کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ۔

(احقاف آیت نمبر ۱۲)

اور کفار مومنوں سے کہتے ہیں۔ کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ باتیں اچھی تعلیم ہوتی تو یہ ایمان لانے والے ہم سے پہلے اس پر ایمان نہ لاتے۔ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ان کفار پر اس کی صداقت نہیں کھلی۔ اور وہ اس کی شناخت سے محروم اور بے نصیب رہے ہیں۔ اسلئے اب وہ اپنی نامرادی اور غصہ کے سبب یہ بات کہنے لگے ہیں۔ کہ یہ تو ایک پرانا جھوٹ ہے جو پہلے لوگ بھی خدا کے متعلق بولتے آئے ہیں۔

بالکل یہی صورت حال اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دعویٰ پر پیش آ رہی ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ جب سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور لوگوں کو روحانی اصلاح کی طرف متوجہ کیا ہے۔ علماء زمانہ مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ مخالفت کا کوئی موقعہ یہ لوگ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اور غلط فہمی پھیلانے کا کوئی طریق نہیں جو انہوں نے ترک کیا ہو۔ اس کے باوجود سلسلہ احمدیہ ترقی کرتا چلا گیا۔ " اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (انبیاء آیت نمبر ۴۵) کے واضح معیارِ صداقت کے مطابق غیر احمدیوں کی زمین برابر سمٹتی چلی گئی۔ اور احمدیت کی زمین وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہ تو ہوئی 'مطلق مخالفت اور اس کا جماعت احمدیہ کی صداقت کے لئے' ایک زندہ نشان بن کر ساری دنیا پر واضح ہو جانا ———

اب آئیے! آپ کو "مخالفت برائے مخالفت" کے چند نمونے بھی دکھائیں بالکل تازہ جو حال ہی میں جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کے کردار سے کھل کر سامنے آئے ہیں۔ ایک نمونہ سیاسی نوعیت کا ہے۔ اور دوسرا مذہبی رنگ کا۔

(۱)

اول الذکر نمونہ کے لئے آپ اخبار "پرتاپ" جالندھر سے ذیل کی خبر ملاحظہ فرمائیں
" نئی دہلی ۲۴ر اگست (و۔س) پاکستانی مقبوضہ کشمیر سے شائع ہونے والے اخبار "شورش" نے لکھا ہے کہ دہلی میں ہو رہی بھارت پاکستان بات چیت میں حصہ لے رہے پاکستانی وفد کے راہنما شری عزیز احمد کسی سمجھوتہ پر پہنچنے کے خواہشمند نہیں ہیں۔ عزیز احمد قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ فرقہ بھارت کے ساتھ دوستی کے اصول کے خلاف ہے "
(پرتاپ جالندھر ۲۵/۸ ص۵)

دیکھا آپ نے! کس خاص تکنیک سے پاکستانی مقبوضہ کشمیر کے اس اخبار نے جماعت احمدیہ کے خلاف سیاسی پردہ میں زہر افشانی کی شاطرانہ چال چلی ہے۔ اس من گھڑت خبر میں پاکستانی حکومت اور جماعتِ احمدیہ دونوں کو ایک ساتھ نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن خدائی تصرف ملاحظہ ہو کہ چند روز ہی میں حقیقت الحال دنیا کے سامنے آ گئی۔ اس سے ان سب افترا پردازیوں کی قلعی کھل گئی۔ ۲۸ر اگست کو ہونے والے پاک بھارت سمجھوتے نے' ان سب جھوٹے لوگوں کو ان کے گھر تک پہنچا دیا۔ ہمیں پاکستانی نمائندے مسٹر عزیز احمد کی وکالت کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے ہمارے اپنے ملک کے وزیر خارجہ شری سورن سنگھ کا وہ بیان ہی جھوٹوں کے منہ پر کرارے طمانچے کے لئے کافی ہے۔ جو اگلے روز یعنی ۲۹ر اگست کو آپ نے لوک سبھا میں دیا۔ اس میں "شری سورن سنگھ نے کہا کہ اس معاہدے کے سلسلہ میں بنگلہ دیش' بھارت اور پاکستان تینوں ملکوں نے تعمیری انداز فکر سے کام لیا ہے "
(الجمعیۃ دہلی ۳۱/۸/۷۳ ص۶)

باقی آزاد کشمیر کے مذکورۃ الصدر اخبار نے جماعت احمدیہ کی نسبت یہ جو گرہ لگائی ہے کہ "یہ فرقہ بھارت کے ساتھ دوستی کے اصول کے خلاف ہے"۔ تو یہ سراسر افتراء اور جماعت احمدیہ کے صلح کل اصولوں کے قطعی منافی بات ہے۔ اگر یہ "مخالفت برائے مخالفت' نہیں۔ تو ان لوگوں کو کیا یہ بات نظر نہیں آتی کہ احمدیہ جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے۔ جس کے تبلیغی مشن ساری دنیا میں قائم ہیں۔ تبلیغی مہمات چلانے کے لئے پہلا قدم تو دوستی ہی کا ماحول بنانا ہوتا ہے "پھر جماعت پاک بھارت سمجھوتے کے خلاف کیوں ہونے لگی یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو ادنیٰ سمجھ کا آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے لیکن جہاں نقطہ نظر محض مخالفت ہو۔ وہاں یہ بدیہی بات بھی نظر نہیں آیا کرتی۔

ماسوا اس کے یہ بات کسے معلوم نہیں کہ بھارت ہی وہ ملک ہے جہاں جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان واقع ہے۔ اس گہرے روحانی رشتہ کے برخلاف بھلا احمدیہ جماعت کے متعلق یہ بات کیسے باور کی جا سکتی ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ دوستی کے اصول کے خلاف ہو!! حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری افترائی باتیں ہیں۔ جو خبر گھڑنے والوں کے اپنے دماغوں کی پیداوار ہیں۔ اب جبکہ پاک بھارت سمجھوتہ ہو گیا۔ اور دنیا بھر کے

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ پر اس کی اسّی سالہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے بے شمار جلوے ظاہر ہو چکے ہیں

اپنی تاریخ کے واقعات کو گھروں میں، اجتماعوں میں اور جلسوں میں بار بار دہراؤ تا یہ بے شمار جلوے نئی نسل کے ذہن نشین ہو جائیں

اپنے آپ کو قرآنی بشارتوں کا اہل بنانے کیلئے اپنے دلوں میں یقین محکم اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل پیدا کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر تبلیغ ۱۳۵۲ ہش مطابق ۹ر فروری ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔
یہ دنیوی زندگی امتحان اور ابتلاؤں کی زندگی ہے۔ کبھی ہمارا رب بخشش کرتا، عطا کرتا، دیتا اور دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ ہم نے اس کی عطا کو، کیسے اور کس رنگ میں خرچ کیا۔ دنیوی نعمتوں کے نتیجہ میں ہمارا دماغ کہیں بہک تو نہیں گیا۔ "دنیا" نے

دنیوی متاع کے سبب

ہمیں اپنی طرف تو نہیں کھینچ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہمارا بُعد تو نہیں، پیدا ہو گیا۔ خدا کے بندے (اگر ساری دنیا بھی خدا کے بندوں کے قدموں میں ڈھیر کر دی جائے۔) اپنے دل اور اپنی روح کا تعلق اپنے رب کریم سے قطع نہیں کرتے۔

اور کبھی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ آزمائش بھی آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تکلیف کے وقت میرے بندے مجھ سے منہ تو نہیں موڑ لیتے اور وہ اس وقت ثبات قدم دکھاتے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ان حالتوں میں مُہتدی یعنی ہدایت یافتہ وہ شخص یا وہ جماعت ہوتی ہے۔ (یعنی سیدھی راہ پر چلنے والی اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فلاح کو حاصل کرنے والی جماعت) جن پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں، اور رحمتیں تسلسل کے ساتھ نازل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور یہ وہ گروہ ہے کہ جس وقت کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور کسی مصیبت سے ڈرتے نہیں جس وقت اللہ تعالیٰ امتحان لیتا ہے۔ اور جس وقت اللہ کا بندہ اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے

انتہائی کامیابیوں کی بشارتیں

بھی ملتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں بھی اس تسلسل کے ساتھ اس پر نازل ہوتی ہیں کہ ایک رحمت اور برکت کے بعد، دوسری رحمت اور برکت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی صلوات اور اس کی برکتیں اور اس کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح اس پر نازل ہوتی ہیں۔

امتحانوں کے وقت ثبات قدم ہمت اور عزم کا کام ہے اور مومن کی تو سرشت ہی یہ ہے کہ دنیا کی ہزار بلائیں نازل ہو جائیں وہ خدا تعالیٰ کے دامن کو، ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ بلکہ اس سے چمٹا رہتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔ اور جس وقت یہ پختگی جماعت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے امتحان کے ذریعہ اور

ابتلاء کے نتیجہ میں

اپنی جماعت کو پختہ پایا۔ اور ان کو ثابت قدم دیکھتا ہے۔ تو پھر قومی لحاظ سے اور اجتماعی طور پر ایک ایسی کیفیت اور حقیقت ہے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ

کہ جو منصوبہ میں نے اس دنیا میں اپنے بندوں کے لئے بنایا اور جس مقصد کے لئے میں نے اپنے انبیاء کو مبعوث کیا اس میں میری جماعتیں ہی کامیاب ہوتی ہیں۔ اور میرا منصوبہ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور اگر ساری دنیا کی طاقتیں بھی مل جائیں۔ اور اکٹھی ہو کر حملہ آور ہوں تو "احزاب" کی ہلاکت کی جو پیشگوئی تھی۔ (اور جس کے پورا ہونے کا نظارہ دنیا نے ایک خاص موقع پر حضرت خاتم الانبیاءؐ کے زمانے میں دیکھا اس موقع کی یاد جب ہمارے سامنے آتی ہے۔ تو وہ نظارہ بھی سامنے آجاتا ہے۔) وہ پوری ہو جاتی ہے۔ وہ تو اس بات کی ایک علامت ہے۔ کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی جماعت غالب آجاتی ہے۔ اور ہر وہ طاقت جو اس کی جماعت سے ٹکر لیتی ہے۔ ناکام ہوتی ہے۔ لیکن فراخی کے دنوں میں۔ کہ جب ابتلاء اور امتحان کا وقت نہ ہو، عاجزانہ زندگی گذارنا اور امتحان کے اوقات میں خدا کے ہوئے، اور خدا سے اپنے تعلق کے اظہار کے لئے گردنیں اونچی کر کے چلنا اور دنیا کی کسی طاقت کی رعب میں نہ آنا۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاذب کرتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنا کر ایک مہم جاری کی ہے اور یہ مہم

اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کی مہم

ہے۔ اس زمانہ میں یہ مہم یا مادی تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ اسلام کی روحانی تلوار کے ساتھ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے مہدی معہود کی بعثت ہوئی۔ اپنا نوکھ

نہیں تھا اور نہ ہے۔ سب کچھ خدا تعالےٰ کی عطا ہے۔

چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا انسانیت کے دل میں آپ کی زندگی کا مقصد اور بعثت کا مقصد یہی ہے۔ اتنے عظیم مقصد کے ہوتے ہوئے وہ طاقتیں جو اندھیرے کی پروردہ ہیں اور روشنی سے نفرت رکھتی ہیں۔ خاموشی سے نہیں بیٹھ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی ایک رنگ میں اپنی جماعت کو آزماتا ہے۔ اور کبھی دوسرے رنگ میں۔ کبھی دنیا کے دکھ اس کی نعمتوں تلے دب جاتے ہیں۔ اور بظاہر فراخی ہی فراخی، برکتیں ہی برکتیں اور رحمتیں ہی رحمتیں، نظر آتی ہیں۔ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ کا بندہ غرور اور تکبر سے کام نہیں لیتا۔ نہ خود پسندی اور ریاء کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کبھی ان نعمتوں کے ساتھ

آزمائش کا دور

بھی آ جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت تو اپنے بندے کے ساتھ رہتی ہے۔ اور اس کا قادرانہ ہاتھ اس کی حفاظت بھی کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن بظاہر یہ معلوم ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ انہیں دکھ دیئے گئے۔ اور وہ آزمائشوں میں ڈالے گئے۔ اور تکلیفوں میں مبتلا کئے گئے۔ اور ان پر ایک جرّار دشمن حملہ آور ہو گیا۔ لیکن دھواں چھٹتا ہے۔ اور روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ تو غلبہ اللہ تعالےٰ کی جماعت کو ہی ہوتا ہے۔

پس قرآن کریم کے بعض حصوں میں جو بشارتیں دی گئی ہیں۔ اور جن کی طرف میں اسوقت اشارہ کر رہا ہوں، ان بشارتوں کا اہل بننے کے لئے، آپ کے دلوں میں یقینِ محکم قائم ہونا چاہیئے۔ اور جماعت کے اندر اللہ تعالےٰ پر

کامل توکل کی ذہنی کیفیت

پیدا ہونی چاہیئے۔ اپنے محدود دائرہ میں بھی کہ مثلاً کبھی اللہ تعالےٰ کے سلسلہ کا ایک حصہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اپنے وسیع دائرہ میں بھی، یعنی کبھی خدا تعالیٰ کی جماعتیں اجتماعی رنگ میں، خود کو اندھیروں کے سامنے پاتی ہیں تو ہے جب اندھیرا سامنے ہو تو، اندھیرا دور کرنے کے لئے خدا ہی سے نور مل سکتا ہے۔ اس طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ ہمارا تو وجود ہی کچھ نہیں بلکہ انا للّٰہ ہم تو اللہ کے ہیں اور عجز و ضرورت کے وقت اور ہر حالت میں اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں جب موت نے آنکھیں ڈالیں۔ تو انہوں نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

شاہراہ ترقی اسلام اور غلبۂ اسلام

پر اپنی حرکت کو اور بھی تیز کر دیا۔ یہی گذشتہ چودہ [۱۴] سَو سال میں ہوتا رہا ہے۔ اور یہی اب ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ جب تک کہ اسلام ساری دنیا پر غالب نہ آ جائے۔ یہ تو خدا کی تقدیر ہے۔ یہ ہو کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی پیارے، روحانی فرزند کی بعثت ہی اس غرض کے لئے ہوئی ہے۔ لیکن آپ کی جماعت سے منسلک ہو جانے کے بعد، اور اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے، نزول کو اپنے وجودوں میں مشاہدہ کر لینے کے بعد، جو ذمہ داریاں عُسر اور یُسر کی حالت میں، ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنا ان کو پہچاننا اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہمارا فرض ہے۔

بحیثیت جماعت تو کامیابی کے علاوہ کوئی امکان نہیں کیونکہ جماعتِ احمدیہ ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اس نے بہر حال اس مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ بحیثیت فرد یا گروہ (یعنی جو چھوٹا سا گروہ جماعت میں پیدا ہو) ان کے لئے بعض دفعہ فکر کی بات پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ انفرادی طور پر کمزوری دکھا جاتے ہیں۔ وہ خدا کی طرف رجوع کرنے کی بجائے، بندوں کی طرف رجوع کر لیتے ہیں۔ یا ایسا خیال ان کے دل میں گذرتا ہے۔ لیکن ہمارا تو کامل توکل اپنے رب پر ہے۔ ہمارا کامل بھروسہ اپنے رب پر ہے۔

ہمارا مرجع ہمارا رب ہے

اور رب کے علاوہ ہر چیز ہماری نگاہ میں لاشیٔ اور نیست ہے۔ اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ہم خوش ہیں۔ اس لئے کہ ہم اسی کے فضل سے نہ کہ اپنے کسی عمل، یا اپنی کسی قربانی کے نتیجہ میں خود کو اس کی گود میں پاتے ہیں۔

پس جو سارے عالمین کا پیدا کرنے والا۔ اور ساری طاقتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ جب اس کے ساتھ ہمارا تعلق ہے۔ تو بے وقوف ہے وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ الٰہی سلسلہ اس کے رعب میں بھی آ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں آ سکتا۔ اور نہ انشاء اللہ تعالےٰ و بفضلہ کبھی آئے گا۔ لیکن ہماری ذمہ داری بڑی ہے۔ اور اس کی طرف بار بار توجہ دلانی پڑتی ہے۔ خصوصاً نوجوان نسل کو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جن کے ذہنوں میں ۵۳ء کے حالات بھی نہیں ہوں گے۔ ہم اس وقت لاہور میں تھے۔ (مَیں اپنی بات کہہ رہا ہوں یعنی مَیں اور میرے کچھ ساتھی۔) اور ۱۹۵۳ء میں حالات ایسے تھے کہ اگر کوئی احمدی کہتا کہ ظاہری حالات ایسے ہیں کہ ہم بچ جائیں گے۔ تو ہم سمجھتے کہ اس کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔ کیونکہ ظاہری حالات ایسے نہیں تھے۔ لیکن باطنی حالات ایسے تھے۔ یعنی الٰہی تقدیر اور

اللہ تعالےٰ کی قدرت کا ہاتھ

جو انسان کو صرف دنیا کی آنکھ رکھنے والے انسان کو نظر نہیں آتا۔ وہ ہمیں یقین دلاتا ہے۔ کہ ہمارا بال بھی بیکا نہیں ہو سکتا۔ ۵۳ء میں اتنا ہنگامہ تھا کہ گویا ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی۔ اب اس پر بہت لمبا عرصہ گذر گیا۔ یعنی ۲۰ سال کے قریب گویا آج سے دس سال پہلے جو بچہ پیدا ہوا تھا۔ اور آج دس سال کا ہے۔ یا اس وقت جماعت میں جو بچے پیدا ہوئے تھے اور اب وہ بیس ۲۰ اکیس ۲۱ سال کے جوان ہیں۔ ان کو تو ان حالات کا پتہ نہیں۔ اور نہ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن ان ہنگاموں کا نتیجہ یہی نکلا کہ ۵۳ء کے بعد جماعت ہر لحاظ سے سینکڑوں گنا زیادہ ہو گئی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے حالات ہیں۔ واقعات وقت گذرنے کے ساتھ تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وقت تو چل رہا ہے۔ ٹھہرا ہوا نہیں اور تاریخ کا جاننا اور خصوصاً اپنی تاریخ کا جاننا ہم سب کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ کسی انسان یا کسی جماعت کی زندگی، اپنے ماضی سے کلیۃً منقطع نہیں ہوتی۔ مجھے یہ احساس ہے کہ بہت سے احمدی گھروں میں سلسلہ

کی تاریخ اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے واقعات

دہرائے نہیں جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بعض جگہ خود ان واقعات کی تصویر کھینچی ہے۔ ان واقعات کو بچوں کے سامنے دہرانا چاہئیے جماعت کی مخالفت میں دنیا کو اسی ۸۰ سال ہو گئے ہیں۔ اور ان کوششوں کو بھی اسی سال ہو گئے ہیں، جو جماعت کو مٹانے میں لگی ہوئی ہیں۔ اور ان ناکامیوں کو بھی اسی سال ہو گئے ہیں۔ جو ہر روز ان مخالفانہ حرکتوں کے نصیب میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہماری یہ ایک معمور تاریخ ایک کامیاب تاریخ ہے۔ یہ نہیں ہے کہ آج میں نے یا جماعت کے کسی اور صاحب نے کھڑے ہو کر یہ باتیں بتا ئیں۔ بلکہ دنیا نے خدا تعالیٰ کے ہاتھ کی قدرت کے نظارے دیکھے ہیں۔ اور خدائی طاقتوں کا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا ہے۔ اور مشاہدہ کر رہی ہے۔ وہ جو اکیلا تھا اور کوئی اس کی قدر نہ پہچانتا تھا۔ آج ساری دنیا میں اس کی آواز گونج رہی ہے۔ اور اسی کی آواز گونج رہی ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں جو اس طرح ساری دنیا میں گونج رہی ہو۔

پس ان بچوں کو جو ہمارے لعل ہیں۔ اور جن کی مثال ہیرے جواہرات سے دی جاتی ہے۔ بلکہ جو جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی وجود ہیں۔ ان کو ان کا مقام پہچاننے میں مدد دیا کرو۔ اور ان واقعات کو اپنے گھروں میں بار بار دہرایا کرو۔ انسان بھول جاتا ہے۔ وہ بعض دفعہ ۲۰ دن کی بات بھی بھول جاتا ہے۔ غرض جتنی کسی ذہن میں کسی بات کی اہمیت کم ہوتی ہے، اتنی جلدی وہ اسے بھول جاتا ہے۔ اب مثلاً ننانوے فی صد دوست یہاں ایسے ہوں گے۔ جن کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ کل دوپہر انہوں نے کیا کھایا تھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس وقت انہوں نے کچھ کھایا اور اپنی بھوک کا مداوا کر لیا۔ اور وہ کھانا ان کی جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ بن گیا۔ اس کے علاوہ ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جو

ہماری روح کی غذا

ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اور اس کی رحمتوں کا نزول، اس کو تو ہم نہیں بھول سکتے۔ یعنی ایک طرف تو ہماری جسمانی غذا کے چند بے اہمیت لقمے ہیں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت، اور اس کے پیار کے جلوے کہ جن سے زیادہ اہمیت رکھنے والی اور کوئی چیز نہیں۔ اور ان کے درمیان دوسری چیزیں ہیں۔ جتنی کسی چیز کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ وہ یاد میں رہتی ہے۔ اگر کسی کے دماغ میں کوئی بات نہ ہو۔ جس کے لئے ذکر کا حکم ہے۔ تو وہ اسے یاد کس طرح رکھ سکتا ہے؟ مثلاً ایک بچہ ہے۔ اس کے ذہن میں تو وہ واقعہ موجود ہی نہیں۔ جو اس کی پیدائش سے پہلے یا اس کے شعور سے قبل واقع ہو چکا ہے۔

چنانچہ سینکڑوں ہزاروں بلکہ بے شمار ایسے واقعات

ہیں، ایسے حقائق زندگی ہیں۔ جن میں سے ہر حقیقتِ زندگی

اللہ تعالیٰ کے پیار کا ایک جلوہ

ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ اور اس میں تیزی اور شدت پیدا ہو رہی ہے۔ ظاہر میں تو شدت ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شدید القوۃ ہے۔ لیکن اس دنیا میں قبولیت کے لحاظ سے بھی اس کے اثر میں شدت پیدا ہو رہی ہے۔ ایک فرد احد تھا جس کو کہا گیا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ جس کو کہا گیا تھا کہ "اس کثرت سے تیری طرف خلائق کا رجوع ہوگا۔ کہ راستے ہموار نہیں رہیں گے"۔ اس کے علاوہ اور ہزاروں پیشگوئیاں ہیں۔ اب دیکھو تو اس کا نام اپنے گاؤں سے نکلا۔ اور دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ "براہین احمدیہ" کی طباعت کے وقت میں امرتسر مطبع میں جاتا تھا۔ تو راستے میں کوئی مجھے پہچانتا بھی نہ تھا۔ اور نہ کوئی پوچھتا تھا۔ کہ یہ کون اور کیا کرنے جا رہا ہے۔ اور مطبع کا مالک بھی میری پیشین گوئیوں کو پڑھتا تھا۔ اور حیران ہوتا تھا۔ کہ اس قسم کا انسان جس کو کوئی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ وہ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ میری طرف خلائق کا رجوع ہوگا۔ اور میں مرجع عالم بن جاؤں گا۔ اور میری آواز دنیا میں گونجے گی۔ براہین احمدیہ میں

بہت سی بنیادی پیشگوئیاں

ہیں۔ جنہیں۔ سن کر دنیا حیران ہوتی ہے۔ اور تعجب میں پڑتی ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ کسی کی نظر بھی میری طرف نہیں اٹھتی تھی۔ ایک بظاہر غیر معروف وجود جو دنیا کی نگاہ میں غیر معروف تھا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے رب کا آلۂ کار بننے والا تھا۔ جسے سوائے اس کے رب کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ آج دیکھو! اس حالت سے اس کے رب نے اس کو نکال کر کیسی شہرت عطا فرمائی۔ اس وقت بھی ہماری اس مسجد میں باوجود اس کے کہ کچھ دوست کاموں کی وجہ سے کچھ بیماری کی وجہ سے یہاں نہیں بھی ہوں گے۔ پھر بھی ہزاروں کی تعداد میں احباب موجود ہیں۔

غرض جبکہ کسی وقت ایک آدمی بھی نہیں پہچانتا تھا۔ ایک مقام پر اس کے متبعین میں سے جمعہ کے وقت مسجد میں ہزاروں افراد جمع ہو گئے۔ پھر

مغربی افریقہ کے دورہ میں

اس سے بڑے بڑے مجمعوں میں میں نے جمعہ کے خطبے دیئے صحیح تعداد تو مجھے یاد نہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نائیجیریا میں ایک جگہ میں کم و بیش ۲۰ ہزار کی تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ اور لیگوس میں ایک جمعہ میں کثیر تعداد میں احباب موجود تھے۔ جو پورا ہال تھا وہ بھرا ہوا تھا۔ سکول کے کمرے بھرے ہوئے تھے۔ درمیان کا صحن بھی بھرا ہوا تھا۔ غرض وہاں آدم ہی آدم تھا۔ اور وہ نمائندے تھے۔ جماعت کے سب افراد تو نہیں تھے۔ پس جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمت کا سوال ہے۔ اس کے بے شمار جلوے جماعت احمدیہ پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ لیکن کیا یہ بے شمار جلوے ہمارے ذہنوں میں اور

ہماری نوجوان نسل

کے ذہنوں میں موجود رہتے ہیں جس کے بعد انسان اللہ تعالیٰ سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ اور جس کے بعد انسان کے دل میں سوائے خدا کے اور کسی کی قدر اور پیار باقی نہیں رہتا یہ باتیں گھروں میں، اجتماعوں میں۔ اور جلسوں میں اور جب ان کے بچے اکٹھے ہوتے ہیں دہرانی چاہئیں۔ اب اگلی نسل کو سنبھالنے کا وقت آگیا ہے۔ چھوٹے بچوں کو ایک ایک۔ دو دو۔ ایسے واقعات سمجھائیں جائیں۔ اور چوتھی پانچویں اس سے بڑی جماعت والے بچوں کے لئے۔ ان واقعات پر مشتمل کتابیں شائع ہونی چاہئیں۔ اور بچوں کے لئے کافی مواد موجود ہے جس کا استعمال ہونا چاہئیے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دھلی تشریف لے گئے۔ وہاں کے علماء ظاہر نے آپ سے کہا۔ ہم سے مناظرہ کر لو۔ یعنی ایک دوسرے کے مقابلہ میں تقریریں ہونی چاہئیں۔ آپؑ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ میں تمہارا مہمان ہوں اس لئے امن قائم رکھنے کی ذمہ داری تمہیں اُٹھانی چاہئیے۔ چونکہ یہ ایک معقول بات تھی۔ اس لئے علماء ظاہر نے آپ کا یہ مطالبہ مان لیا۔ اور قول دیا کہ ہم یہ ذمہ داری اُٹھائیں گے۔ لیکن اس وعدے کے باوجود جس وقت آپ تیار ہو کر اس مقام پر جانے لگے۔ جہاں گفتگو کرنی تھی۔ تو بعض لوگوں نے آپ کی رہائش گاہ پر حملہ کر دیا۔ وہاں دو۲ صحن تھے۔ وہ لوگ باہر کے صحن کا دروازہ توڑ کر اندر آگئے۔ اور اندر کے صحن کا دروازہ توڑ رہے تھے۔ کہ انہیں کسی

نامعلوم غیبی طاقت

نے روکا اور وہ واپس چلے گئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بارہ۱۲ آدمی تھے۔ لیکن سینکڑوں کا مجمع آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو واپس کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے ان علماء ظاہر کو کہلا بھیجا کہ اب میں نے اپنی جماعت کا سامان کر لیا ہے۔ جہاں چاہو میں آجاؤں گا۔ تم لوگوں نے جو ذمہ داری لی تھی۔ اس کو تم نباہ نہیں سکے۔ اور معاملہ الٹ ہو گیا۔ انہوں نے کہا جامع مسجد میں آجاؤ۔ دہلی کی جامع مسجد بہت بڑی ہے۔ اور بے تحاشہ ہجوم وہاں اکٹھا ہو چکا تھا۔ جو اَن پڑھ تھے اور جن کو فساد اور فتنہ کے لئے۔ اکسایا گیا تھا۔ وہاں آپ بارہ آدمیوں کو لے کر پہنچ گئے۔ حکومت نے بھی حفاظت کا کچھ سامان کیا ہوا تھا۔ لیکن اس مجمع کے سامنے کچھ درجن پولیس والے تو نہیں ٹھہر سکتے تھے۔

غرض انہوں نے وہاں جو بات نہیں کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب تبادلۂ خیال کرنے لگے۔ اور جب وہ مقصد پورا نہ ہوا تو آپ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت

میں واپس آگئے۔ اور جو بظاہر دنیوی رنگ میں آپ کی حفاظت کے لئے افسر اعلیٰ وہاں موجود تھا۔ زخمی ہو گیا۔ اور آپ اور آپ کے ساتھ والوں میں سے کسی کو خراش بھی نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ پر اتنا اعتماد اور توکل تو خدا تعالیٰ کا، ایک مامور ہی کر سکتا ہے۔ یا اس کے

وہ ماننے والے۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ کاملہ سے ایسی طاقت بخشتا ہے۔ کہ نہ وہ طاقت اس نے فولاد میں رکھی ہے۔ اور نہ ایسی سختی اس نے ہیرے میں رکھی ہے۔ سختی ان معنوں میں کہ وہ دل بد اثرات، کو قبول نہیں کرتے۔ اور نہ فتنہ پردازوں سے وہ خوف کھاتے ہیں۔

بہر حال یہ ایک عظیم واقعہ ہے۔ جو بتاتا ہے کہ اصل حفاظت کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئیے۔ کیونکہ جو خدا نے کہا وہ پورا کر دکھایا۔ اور پھر اس قدر

ناساعد حالات میں

کہ انسان کا دماغ اس کا اندازہ نہیں کر سکتا اس نے جو بشارتیں دیں وہ پوری ہو گئیں۔ ہو رہی ہیں۔ اور ہوتی رہیں گی۔ یہاں تک کہ احمدیت اپنے مقصد کے قیام میں کامیاب ہو جائے۔ اور یہ مقصد اسلام کا ساری دنیا میں غلبہ ہے۔ اس وقت تک یہ باتیں پوری ہوں گی۔ لیکن

اپنے بچوں کو بتاؤ

تو سہی کہ کیا واقعات گذر گئے۔ خدا کے پیار کے وہ جلوے اور دنیا پر خدا تعالیٰ کی طاقت کے وہ مہیب جلوے کہ جن کے نتیجہ میں، خدا نے ایک طرف جماعت کو اپنے سایۂ رحمت میں داخل کر لیا۔ اور دوسری طرف مخالفوں کو خوف میں مبتلاء کر دیا۔ یہ ایک دن کی روئیداد تو نہیں۔ ہماری اسی سالہ زندگی ان واقعات سے بھری پڑی ہے اس اثناء میں بعض لوگ وفات پا گئے۔ ان واقعات سے انسانی زندگی کا ہر لحظہ بھرا پڑا ہے۔ لیکن کتنے بچے ہیں! جو ان واقعات کا علم رکھتے ہیں؟ ان واقعات کا علم رکھنے کے بعد ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی اہمیت بیٹھی ہوئی ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے اور رجوع کرنے والے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے ان کے دل خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی سے خوف نہیں کھاتے اور جس کے نتیجہ میں وہ سمجھتے ہیں کہ ہر خیر کا منبع اور

ہر نیکی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

اور اس سے ہر قسم کی بھلائی مل سکتی ہے۔ اور اس نے قرآن کریم کو اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ ہمیں اس سے ہر قسم کی خیر، بھلائی اور نیکیاں ملتی رہیں۔ اور جس نے اپنے بندوں کے لئے اس دنیا میں بھی ایک حسین جنّت کو پیدا کیا ہے۔ اور مرنے کے بعد بھی اس نے ایک حسین جنت ہماری لئے تیار رکھی ہوئی ہے۔

پس جب تک یہ ساری چیزیں نئی نسل اور نئی پود کے سامنے نہیں آئیں گی۔ وہ اپنے مقام کو نہیں پہچانیں گے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نباہ سکیں گے اور ہر احمدی کو بڑوں اور چھوٹوں کو سب کو اپنی ذمہ داری نباہنی چاہیئے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مقام کو پہچانتے ہوں گے۔ اور چونکہ چھوٹوں کو بھی اپنی ذمہ داری نباہنی چاہیئے۔ . . . .

. . . . اس لئے

ہم امید رکھتے ہیں

کہ ان کے ماں باپ ان کے کانوں میں ایسی باتیں ڈال کر انہیں اس قابل بنا دیں گے کہ وہ اپنے مقام کو پہچانیں وہ اگر اپنے مقام کو نہیں پہچانیں گے۔ اور اگر اپنی ذمہ داریوں کو نہیں پہچانیں گے۔ تو خدا تعالے کی ان نعمتوں کے وارث نہیں بنیں گے۔ جو ایک احمدی فرد اور احمدیہ جماعت کے لئے بحیثیت جماعت اللہ تعالے نے مقدر کر رکھی ہیں۔ خدا تعالے کے پیار کا تو ایک سمندر ہے۔ جو ٹھاٹیں مار رہا ہے۔ کچھ لوگ اس کے کنارے کھڑے اس سے ہر قسم کا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ کچھ روحانی تیراک اس میں غوطہ زن ہیں۔ اور اس کی تہہ میں سے ہر قسم کے موتی نکال رہے ہیں۔ اور کچھ ذرا دور کھڑے ہیں۔ جن کو کچھ شبہ ہے۔ اور نہیں جانتے کہ خدا تعالے کے پیار کا یہ ایک سمندر ہے جو ٹھاٹیں مار رہا ہے۔ لیکن جن کو اس کا کوئی تجربہ نہیں اس لئے کہ ان کے ماں باپ نے ان کی تربیت میں غفلت برتی اور اس وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم ہونے کے خطرہ میں پڑے ہوئے ہیں

غرض جو اللہ تعالے کی راہ میں صبر کرنے والے ہیں ان کے لئے بشارتیں ہیں ان کیلئے صلوات برکتیں اور رحمتیں مقدر ہیں۔ ان کے لئے

انتہائی فلاح اور کامیابی

مقدر ہے۔ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی زندگی کے ہر لمحہ کی حرکت ہے۔ خدا تعالے کا پیار ہر آن ان پر ظاہر ہوتا اور اپنے حسن میں، اپنے نور میں، اور اپنی قدرت میں ان کو لپیٹ لیتا ہے۔ اور لپیٹے رکھتا ہے۔

پس دنیا ہمارے دل میں کوئی خوف پیدا کر نہیں سکتی۔ دنیا کی لالچ ہمیں اپنے محبوب آقا یعنی رب کریم سے دور نہیں لے جا سکتی۔ دنیا کے منصوبے ہمیں ناکام نہیں کر سکتے۔ دنیا کی مخالفتیں ہماری راہ میں روک نہیں بن سکتے۔ دنیا کی تدابیر ہمیں اپنے رب کے پیار سے محروم نہیں کر سکتیں۔ اور ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ اور

ہماری یہ دعا ہے

کہ ہماری نوجوان نسل اور پھر بعد کی نسلیں۔ ہماری نوجوان نسلیں ہمیشہ اپنے مقام کو پہچانتی رہیں اپنے رب کریم کے پیار کو حاصل کرتی رہیں۔ اس کے دامن کو ہمیشہ پکڑے رکھیں۔ اس کی رحمتوں کے ہمیشہ وارث بنے رہیں۔ اور ان کے لئے جو جنت پیدا کی گئی ہے دنیا کا کوئی حربہ ان کو اس سے محروم کرنے والا نہ ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور خدا کرے کہ ہم اپنے مقام کو سمجھ جائیں۔ اور خدا کرے کہ اس کا نور ہمارے سروں پر ہمیشہ سایہ کرتا رہے۔ اور اس کی رحمت کی چادر ہمیشہ ہمیں لپیٹ رکھے۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کے کوائف

بقیہ صفحہ اوّل

اچھی ہے الحمدللہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پر اب تک حادثے میں آنے والی چوٹوں کا اثر ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی ناک پر ابھی تک ورم ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل شفا دے آمین۔

حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ تمام احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دعا دیتے ہیں اور تاکید فرماتے ہیں کہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ اور یہ سفر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو۔ (خاکسار محمد علی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق مزید اطلاع

مختصرات

(از مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے)

ایمبل سائڈ (بذریعہ ڈاک ۲۶ر جولائی بروز جمعرات) آج صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لیک کانسٹن تشریف لے گئے۔ جھیل کے کنارے کچھ دیر سیر کرنے کے بعد Lake Farm House پر کچھ دیر قیام فرماتے ہوئے New by Bridge کے راستہ شام پانچ بجے کے قریب واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

۲۷ر جولائی بروز جمعہ آج صبح حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے بریڈفورڈ جو ایمبل سائڈ سے ۱۱۵ میل پر ہے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب کے گھر پر جو Middle Stown میں ہے۔ حضور نے کچھ دیر قیام فرمایا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد سوا ایک بجے حضور بریڈفورڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ جو Middle Stown سے پچیس میل پر ہے۔ نماز جمعہ کے لئے اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ لنڈن اور برمنگھم اور سکاٹ لینڈ سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے مرد وزن ۳۵۰ سے ۴۰۰ تک تھے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ایک ہوٹل کا ہال لیا گیا تھا۔ ہال سے ملحق کمرے میں مستورات کے لئے انتظام تھا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اسلام کو پھیلانے کے لئے

ہر قسم کی قربانیاں کرے۔ قربانیوں کی اقسام ملکی اور معاشرتی حالات کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ انگلستان کے رہنے والے احمدی احباب بعض ایسی قربانیوں سے محروم رہتے ہیں جو بعض دوسرے ممالک کے احمدی کر سکتے ہیں۔ مثلاً پاکستان کے احمدی کو غیر احمدیوں کی مخالفت اور دشمنی کی وجہ سے جانی مالی اور عزت کی قربانی کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ لیکن انگلستان میں رہنے والے احمدی یہاں کے حالات کے اعتبار سے ایسی قربانی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے یہاں کے احمدیوں کو ان مواقع سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ جو انہیں یہاں میسر ہیں۔ اور وہ قربانیاں بڑھ چڑھ کر کرنی چاہئیں جو وہ اس ملک میں رہتے ہوئے کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ یہ بات ہر احمدی پر صادق آنی چاہیئے۔ انشاء اللہ احمدیت ضرور کامیاب ہوگی۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تمام احباب ہر طرح ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جماعت انگلستان نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لیتے ہوئے اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ اسی نمونہ کو قائم

(باقی دیکھیں صفحہ ۔۔۔ پر)

رپورٹ نمبر ۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ انگلستان کے کوائف

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

(محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے):-

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۲۶ ر جولائی (بنام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ) میں تحریر فرماتے ہیں:-

ایمبل سائڈ پارک (لیک ڈسٹرکٹ) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

حضور تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔ اور تاکید فرماتے ہیں کہ کامیاب اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

تین دنوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:-

۲۴ ر جولائی حضور آج تقریباً سارا دن ہوٹل ہی میں تشریف فرما رہے۔ صرف دو گھنٹے کے لئے گراس میر میں کرسن کی Rushbearing دوکان پر تشریف لے گئے چند منٹ کے لئے حضور گراس میر نالے کا پل پار کر کے نالے کے کنارے تشریف فرما رہے پل کے پار پیدل چلنے والوں کے لئے جگہ جگہ نہایت خوبصورت پگ ڈنڈیاں ہیں۔ جہاں پیدل چلنے والوں کے گروپ آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیک ڈسٹرکٹ کا پگڈنڈیوں کا سڑک کی طرح الگ نقشہ ملتا ہے۔

شام کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سلمہٗ اور صاحبزادی بی بی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا کے ہمراہ کھانے کے لئے تشریف لے گئیں۔ صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مع بیگم صاحبہ گراس میر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ شام ساڑھے سات بجے حضور نے ہوٹل ہی کے گھاس کے میدانوں میں چہل قدمی فرمائی۔ ہوٹل سے ملحق فارم پر سڑک سے پار ایک خوبصورت گھوڑے کو بھی دیکھنے گئے۔ گھوڑا حضور کے بلانے پر آہستہ آہستہ قریب آ گیا۔ اور حضور نے اس کو چمکارا۔ اس کے منہ پر اس کو سہلایا۔ اور فرمایا گھوڑا بہت پیار کرنے والا جانور ہے۔ فرمایا یہ اتنا دیکھتا نہیں جتنا سونگھتا اور سنتا ہے۔ میرے قدموں کی آواز سن کر ہی میرے گھوڑے مجھے پہچان لیتے ہیں۔

نو بجے شام عزیز مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب لندن سے صاحبزادہ میاں حمید احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور سلمہا کے ہمراہ پہنچے۔ اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہمراہ ان کی بیگم صاحبہ اور بچے بھی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ حضور نے ان کی بیگم صاحبہ کی طبیعت دریافت فرمائی۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ دن ہسپتال میں زیر علاج رہی ہوں۔ اب صحت پہلے سے بہتر ہے۔

۲۵ ر جولائی۔ آج صبح صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا سکاٹ لینڈ چلے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ آج ساڑھے گیارہ بجے صبح سیر کے لئے روانہ ہوئے اور رائی نوز پاس۔ اور ڈنر ڈیل کے جنگل سے ہوتے ہوئے نیو نیلانڈ ہوٹل سے ملحق چائے کی دوکان میں پہنچے۔ یہاں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہاں حضور پہلے بھی تشریف لا چکے ہیں۔ یہاں سے حضور گرائیز بیک اکنتھ ویٹ اور سٹیرتھ ویٹ سے ہوتے ہوئے۔ گرائیز ڈیل کے جنگل کے ارد گرد کی سڑک پر سے گذر کر "ہاکس ہیڈ" پہنچے یہاں کے کواپریٹو سٹور میں تشریف لے گئے۔ پوسٹ آفس بھی دکان کے اندر ہی ہے۔ یہاں مہنگائی بہت ہے۔ ایک چھوٹی سی کاپی جیسے پاکستان میں قیمت اندازاً چار آنے ہوگی۔ یہاں سوا روپیہ کی بکتی ہے۔

شام پانچ بجے محترم صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب و محترمہ بیگم صاحبہ سلمہا اور ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب و بیگم صاحبہ سلمہا مرفیلڈ سے تشریف لائے۔ حضور کے لئے روائی بھی لائے۔ حضور نے ملاقات سے مشرف فرمایا۔ حضرت میاں صاحب اور ان کے ساتھی رات کو اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ شام کا کھانا حضور نے ہوٹل سے باہر تناول فرمایا۔

۲۶ ر جولائی۔ آج صبح دس بجے کے قریب محترم میاں منور احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ۔ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب اور صاحبزادی امۃ الحی بیگم صاحبہ حاضر ہوئے۔ اور حضور سے لیک ڈسٹرکٹ کے قابل دید مقامات کے متعلق راہنمائی حاصل کرنے کے بعد تشریف لے گئے۔

حضور ساڑھے گیارہ بجے صبح سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ پہلے جھیل کونسٹن تشریف لے گئے۔ وہاں سے ایک نئی جگہ ٹارن ہوز کی جھیل کی سیر فرمائی۔ یہ ایک مصنوعی جھیل ہے۔ جو تقریباً سو سال پہلے بنائی گئی۔ بہت خوبصورت جگہ ہے۔ زائرین کے دل کے دل آئے ہوئے تھے۔ ایک صاحب کم و بیش پچاس سال سے یہاں آ رہے ہیں ارد گرد اونچی پہاڑیاں اور ٹیلے ہیں۔ جن پر کھڑے ہو کر بے حد دلفریب نظارہ نظر آتا ہے۔ حضور نے بلندی پر سے فوٹو لئے۔ سڑک سے اوپر واقع ٹیلے پر چڑھ جائیں تو دوسری جانب جھیل کانسٹن نظر آتی ہے۔ ایک سرکلر روڈ ٹارن ہوز کے علاقے کے ارد گرد چکر لگاتی ہے۔ جب اس سڑک سے جھیل کی طرف مڑیں تو بائیں جانب ایک فارم ہے۔ جس کا گیٹ عین چوک میں ہے۔ گھوڑیاں گھاس چر رہی تھیں۔ حضور نے دیکھ کر توقف فرمایا یہ گھوڑیاں کھانڈ کی بہت شوقین ہیں۔ چنانچہ ان کو میٹھی گولیاں کھلائی گئیں۔ جو انہوں نے بڑے شوق سے کھائیں۔

ٹارن ہوز کی جھیل کے بعد ایک ذیلی راستے سے حضور "الیستھ ویٹ ہال" کے فارم پر پہنچے۔ یہاں بھی ایک گھوڑا اور بہت سی گھوڑیاں تھیں جو بلانے پر آ گئیں حسب سابق ان کو بھی میٹھی گولیاں کھلائی گئیں۔ دوپہر کے کھانے کا وقت گذر چکا تھا۔ سوان ہوٹل سے باہر Swanhaus کر جھیل کے کنارے کھلی فضا میں واقع Swan ain Sandwiches سے کافی اور سینڈوچ لے کر کھائے۔ کھانے کے بعد حضور کچھ دیر تک ایک بنچ پر بیٹھے اور اس کے پچھلی کو جو کنارے کے ساتھ ساتھ تیر رہی تھی۔ ملاحظہ فرماتے رہے۔ حضور نے پانچ چھ ننھے ننھے بچوں کو جو تھوڑے ہی عرصے میں بے تکلف ہو گئے تھے بسکٹ دیئے۔ تاکہ وہ Swan اور اس کے بچوں کو کھلا سکیں۔ حضور نے خود بھی انہیں بسکٹ توڑ کر کھلایا۔ بسکٹ سب سے پہلے ماں خود کھا لیتی تھی۔ ایک بڑھیا عورت یہ دیکھ کر نہ رہ سکی اور بلند آواز سے بولی کہ یہ اچھی ماں ہے۔ خود کھا رہی ہے اور بچے منہ تک رہے ہیں۔

شام نو بجے سے دس بجے تک حضور نے ہوٹل کے سامنے میدان میں چہل قدمی فرمائی۔ نہایت پر معارف ارشادات فرمائے جن کا مفہوم یہ تھا کہ ہر احمدی کو اسلام اور احمدیت کے لئے اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزت اس دنیا میں پوری طرح قائم کرنے کے لئے جو بھی قربانی دینی پڑے وہ ہنستے ہوئے اور بلا جھجک دینی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اسی طرح قربانیاں دیں۔ اور اب پھر اسی طرح قربانیاں دینی ہوں گی۔

صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب اور اہلیہ امۃ الحلیم بیگم سلمہا سکاٹ لینڈ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آج رات حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے ہوٹل میں تشریف لائے۔

برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ انشاء اللہ ہفتہ آج یا کل لندن روانہ ہو جائیں گے۔ خصوصاً آنکھ کے اوپر ٹانکے۔ اب پہلی سی کمزوری بھی نہیں اگرچہ غذا نرم اور پتلی اور ٹھنڈی ہی کھاتے ہیں۔ . . . .

. . . تھوڑا بہت چل بھی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:- محمد علی
۲۶/۷/۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر انگلستان کے کوائف

لیک ڈسٹرکٹ سے لندن کو واپسی - احباب جماعت کے نام السلام علیکم کا محبت بھرا پیغام

(محترم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم-اے)

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۲۹/۳۰ جولائی ۱۹۷۳ء بنام امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) میں تحریر فرماتے ہیں:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ باقی افراد قافلہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حضور تمام جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔ اور دعاؤں کی تاکید فرماتے ہیں۔

۲۹ جولائی ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ

آج حضور ایدہ اللہ نے گیارہ بجے صبح تک ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد گرٹینا گرین جو سکاٹ لینڈ میں ایک مشہور اور قابل دید جگہ ہے۔ تشریف لے گئے وہاں لوہار کی اس مشہور دکان کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ جہاں پرانے زمانے کی یادگاریں اب تک محفوظ ہیں۔ خصوصاً پرانے قسم کی گھوڑا گاڑیاں - وکٹوریا فٹن - لینڈو۔ اور سٹیج کوچ جس میں چار گھوڑے جتا کرتے تھے۔ اور یہاں سے ایمبل سائڈ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل قیام فرما ہیں۔ جایا کرتا تھا جس میں ۲۰ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوا کرتی تھی۔ ۱۷۱۹ء کی بنی ہوئی چکی بھی حضور نے ملاحظہ فرمائی۔ جب گائڈ نے حضور کو یہ آثار قدیمہ دکھائے۔ وہ سکاٹ لینڈ کے قومی لباس میں ملبوس تھا۔ یہ صاحب نہ صرف اس دکان کے مالک اور منیجر ہیں۔ بلکہ شادی کرانے والے جوڑوں کے لئے۔ جو یہاں کثرت سے آتے ہیں۔ پادری اور نکاح خواں کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں جس وقت حضور رخصت ہونے لگے تو انہوں نے دکان کا بنا ہوا تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ ہوا چار بجے شام حضور واپس ہوٹل میں پہنچ گئے۔ اور کچھ دیر تک کشتیوں سے متعلق لٹریچر ملاحظہ فرمایا

لندن کو روانگی

۳۰ جولائی ۱۹۷۳ء بروز اتوار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ساڑھے دس بجے صبح پارک ہوٹل سے لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ ہوٹل کے ایک کارکن نے بتایا آپ کے جانے کے بعد ہوٹل کے ٹیلیفون کے چھٹی کے دن شروع ہوں گے۔ حضور کے قیام کے دوران امام بشیر احمد صاحب رفیق کو ان دنوں حضور کی خدمت میں ہمہ وقت حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ باہر سے مخلصین کی طرف سے آنے والے ٹیلیفون کا جواب دینے کے لئے دن رات میں بار بار ٹیلیفون پر ان کی مصروفیت رہی ہے۔

راستے میں دو تین جگہ توقف فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پونے سات بجے شام مشن ہاؤس میں پہنچ گئے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کر کے مسجد میں پڑھائیں۔ اتنے لمبے سفر کے بعد حضور تھکے ہوئے نظر آرہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت کاملہ

ے اور ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ہر دم حضور [illegible]

حضور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ بیڈ فورڈ سے واپسی پر حضور مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت پوچھنے کے لئے مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب کے گھر MIRFIELD میں بھی تشریف لے گئے۔ یہاں کچھ دیر قیام کر کے تقریباً چھ بجے حضور واپسی کیلئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے واپس ایمبل سائڈ تشریف لے گئے

۲۸ جولائی:- آج صبح ڈاک دیکھنے کے بعد حضور گیارہ بجے کے قریب کچھ دیر کیلئے بازار تشریف لے گئے۔ ہوٹل سے واپسی پر حضور نے پھر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ۲½ بجے حضور Lake Windermere کی سیر کیلئے موٹر لانچ پر روانہ ہوئے۔ جہاں سے تقریباً سوا پانچ بجے حضور ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاکسار - مرزا غلام احمد

مختصرات بقیہ صفحہ (۷)

رکھنا اور اس سے بڑھ کر قربانی کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ مومن اپنے اندر نیکیوں میں مسابقت کی روح رکھتا ہے۔"

نماز کے بعد حضور کچھ دیر کے لئے ہال ہی میں تشریف فرما رہے۔ اور احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ جس کے بعد نماز میں آنے والے احباب نے حضور سے معانقہ کیا۔ حضور کی آمد کی خبر سن کر اخبار YORK POST AND ARGUS جو اس علاقہ کا مقامی اخبار ہے نے بھی اپنا نمائندہ حضور سے ملاقات کے لئے بھیجا تھا۔ حضور نے اس نمائندے سے کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ حضور نے فرمایا "ایک مذہبی جماعت کے امام کی حیثیت سے میرے لئے لازمی ہے۔ کہ میں پیش بینی اور دور رسی سے کام لوں اور حال کے علاوہ مستقبل کے لئے بھی سوچوں اور صحیح قیادت کا حق ادا کر سکوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے یہ صلاحیت بخشی ہے۔ کہ میرا دماغ مفید مطلب امور اخذ کر لیتا ہے۔ اور غیر متعلق امور چھوڑ دیتا ہے۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ مجھے یہ خیال آیا کہ جب تک میں چینی کمیونزم کا مطالعہ نہ کر دوں گا۔ اپنی جماعت کو ہدایات نہ دے سکوں گا۔ چنانچہ میں نے چیئرمین ماؤزے تنگ کی تصنیفات کا مطالعہ کیا۔ ان کی کتب کے مطالعے سے مزید مضامین کے علاوہ ایک بات جو میرے سامنے آئی وہ یہ تھی کہ چیئرمین ماؤ کے نزدیک انسانی اعمال میں باہم تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ چیئرمین ماؤ نے جو اصول آج بیان کیا ہے دراصل یہ اصول ۱۴۰۰ سال قبل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں اللہ کا سچا بندہ بننا چاہیئے اور سچا بندہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم الٰہی صفات کے مظہر بنیں اور اللہ کی صفات میں سے یہ ہے کہ خدا کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں۔ لہٰذا انسان کو صحیح طور پر خدا کا عبد بننے کے لئے۔ اپنی زندگی کو ہر قسم کے تضاد سے صاف رکھنا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ افسوس ہے۔ مسلمان جن کو چودہ سو سال قبل تمام علوم کا سرچشمہ عطا کیا گیا تھا۔ اب قرآن کریم کو چھوڑ کر دوسروں کے خیالات کے اسیر ہو رہے ہیں۔ اور یہی مسلمانوں کے تنزل کا سبب ہے۔" حضور نے اخباری نمائندہ کو اشاعت قرآن کریم کے متعلق بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مقصد یہ ہے کہ جلد تر قرآن مجید کی اشاعت کا بندوبست کیا جائے کہ ہم دنیا کے ہر انسان تک قرآن کریم کا تحفہ پہنچا سکیں۔ حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں ہم مغربی افریقہ میں ایک پریس قائم کرنا چاہتے ہیں۔"

اخباری نمائندہ سے گفتگو کے بعد

اعلان دعا

بھتیجے میاں سید طاہر احمد کلیم اس مرتبہ بی۔ اے فسٹ ائر کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید محمد یونس از سونگھڑہ اڑیسہ

حالیہ سیلاب میں ربوہ محفوظ

اور

علاقے کے سیلاب زدگان کیلئے احمدی نوجوانوں کی شاندار خدمات

حالیہ زبردست سیلاب میں جب کہ پاکستان کے دو صوبوں پنجاب اور سندھ کا بڑا علاقہ بری طرح متاثر ہوا۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ربوہ بفضلہ تعالیٰ محفوظ رہا۔

براستہ لنڈن جو تفصیلی اطلاعات اب تک موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق ربوہ کے بعض نشیبی محلہ جات متاثر ہوئے۔ لیکن اس کے جملہ ساکنین کو بروقت بحفاظت دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا۔ علاقہ میں سیلاب کی ناگہانی مصیبت کے وقت احمدی نوجوان ہر ممکن ذریعہ و وسیلہ سے خدمتِ خلق کے کاموں میں بے حد مصروف رہے۔

تفصیلی خبریں بتایا گیا ہے کہ ۱۰ اگست کی رات کو سیلاب کے پانی نے ربوہ کے شمال میں واقع، گاؤں کوٹ امیر شاہ اور دیگر ملحقہ دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اسی وقت بذریعہ لاؤڈ اسپیکر ربوہ کے خدام کو تحریک کی گئی۔ کہ وہ فیکٹری ایریا (ربوہ کے جنوب مغرب) میں پہنچ کر اس کے حفاظتی بند کی حفاظت کی کوشش کریں۔ چنانچہ خدام رات بھر اس جگہ ڈیوٹی دیتے رہے۔ جہاں بھی شگاف پیدا ہوتا اسے پر کرتے رہے۔ لیکن رات کے آخری حصہ میں پانی کی سطح حفاظتی بند سے بھی بلند ہو گئی۔ اور پانی فیکٹری ایریا میں بھی داخل ہو گیا۔ دوسری طرف مشرق میں محلہ دار الیمن کا حفاظتی بند بھی ٹوٹ گیا۔ اور وہ بھی زیر آب آگیا۔ بعض مقامات پر ۵-۷ فٹ گہرا پانی تھا۔

پانی کا کچھ حصہ اس محلہ سے سرگودھا روڈ کو روندتا ہوا۔ ریلوے لائن کی پلیوں میں سے باب الابواب اور محلہ دار النصر میں بھی پہنچ گیا۔ محلہ دار النصر کے احباب رات بھر بند بنانے میں مصروف رہے۔ جس کی وجہ سے محلہ کا بڑا حصہ پانی کی دستبرد سے محفوظ رہا۔

خدام پہلے کشتیوں وغیرہ کے ذریعے ربوہ کے نواحی دیہات مثلاً کوٹ امیر شاہ کھڑکن ڈاور اور برجی وغیرہ سے لوگوں کو نکالتے رہے۔ اور پھر ربوہ کے متاثرہ محلہ جات دار الصدر غربی۔ شمالی۔ دار الفضل۔ فیکٹری ایریا۔ اور دار الیمن کے مکینوں کو اور ان کے سامان کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچانے میں مصروف ہو گئے۔

ربوہ کے نواحی دیہات میں احمدی خدام نے اپنی جانوں کو بھی خطرہ میں ڈالنے سے گریز نہ کیا۔ چنانچہ خدام کی متعدد پارٹیاں بپھری ہوئی پانی کی موجوں میں کئی میلوں کی مسافت طے کر کے دیہات کے لوگوں کو نکالتی رہیں۔ خدام کی بعض کشتیاں خود سیلاب میں پھنس کر اس کے زوردار بہاؤ میں۔ کہیں سے کہیں پہنچ گئیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ خدام کو کئی کئی گھنٹے تک متواتر پانی میں تیرنا پڑا۔ بایں ہمہ ان تمام خطرات کا مردانہ وار مقابلہ کر کے انہوں نے سینکڑوں ایسی جانوں کو بچایا۔ جو بری طرح سیلاب کی زد میں آچکی تھیں۔ اور بظاہر ان کے بچنے کی کوئی اور صورت نظر نہ آتی تھی۔ اس سلسلہ میں خدام نے بہادری، دلیری، جانفشانی اور جرأت و مردانگی کی متعدد ایسی مثالیں قائم کیں جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب نوجوانوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور انہیں ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے دین کا سچا خادم بننے کی توفیق دیتا رہے۔

درخواستِ دُعا

مکرم شفیع احمد صاحب ابوظہبی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ابو ظہبی اور دبئی کی جماعتیں مشکلات سے گذر رہی ہیں۔ کئی طرح کے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی مشکلات دور فرمائے۔ نیز اپنے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (مینیجر بدر قادیان)

جماعت احمدیہ شنبدرہ و گورساہی میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۳ رجولائی مسجد احمدیہ شنبدرہ میں تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم عبد اللطیف صاحب منعقد ہوا۔ مکرم مولوی ابراہیم صاحب کی تلاوتِ قرآن اور مکرم محمد صاحب کی نظم کے بعد جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم محمد دین صاحب نے چند تربیتی امور سے متعلق سامعین متوجہ کیا۔ اور بتایا کہ ہماری جماعت جو تقریباً دو صد سے زائد افراد پر مشتمل ہے۔ اس میں تربیت کی اشد ترین ضرورت ہے۔ آپ نے بعض تربیتی امور کی طرف نشاندہی بھی کی۔

اس کے بعد خاکسار نے تربیت اور تعلیم کی طرف جماعت کے نوجوانوں کو متوجہ کیا۔ اور خصوصاً سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی طرف خصوصاً نوجوانوں کی توجہ کو مبذول کرایا آپ فرماتے ہیں، "جو شخص میری کتابوں کا کم از کم تین مرتبہ مطالعہ نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان کے بارہ میں شک ہے۔"

یہ اجلاس تقریباً اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ اور آخر دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ یہ جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں قائم ہوئی۔ اور پہلے کی نسبت اب زیادہ فعّال ہے۔

جماعت احمدیہ گورساہی

مورخہ ۲۶ رجولائی بعد نماز ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولوی عبد المجید صاحب صدر جماعت احمدیہ گورساہی منعقد ہوا۔ مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوتِ قرآن اور چوہدری ظفر صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے جماعتی تعلیم، تنظیم اور تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ تحریکات، تعلیم القرآن کے سلسلہ میں خصوصاً احبابِ جماعت کو متوجہ کیا۔ جماعت کے نوجوان مرد و زن خدا کے فضل سے بڑا جوش رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے ان تحریکات میں حصہ لینے اور قرآن کریم کی تعلیم کے تعلق سے حصہ لینے کا وعدہ کیا۔

اس کے بعد محترم صدر جماعت نے بھی چند تعلیم و تربیت کے تعلق سے بڑی مفید نصائح فرمائیں۔ اور یہ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کو مزید کام کرنے کی توفیق بخشے۔ خاکسار:۔ بشارت احمد بشیر رکن تبلیغی وفد علاقہ پونچھ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں

وعدوں کی ادائیگی کے لئے آخری میعاد اکتوبر ۱۹۷۳ء تک ہے۔ ابھی ایک ماہ باقی ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عرصہ میں قسط وار یا یکمشت ادائیگی کر دیں۔ تو ان کو سہولت ہو گی۔ تمام احباب کی خدمت میں انفرادی خطوط بھی تحریر کئے جا چکے ہیں۔ اگر انہیں اپنے حساب میں کوئی غلطی یا کمی بیشی نظر آئے۔ تو دفتر ہذا سے حساب فہمی کر لیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ یکم جون ۱۹۷۳ء کو بعد نماز جمعہ خاکسار نے محترم شیخ محمد لطیف صاحب کانپوری کی دختر عزیزی نیلم کوثر سلمہا کے نکاح ہمراہ عزیز ناصر احمد حال مقیم لنڈن پسر شیخ محمد سعید صاحب مرحوم بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر کا اعلان کیا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔

اس خوشی میں مکرم شیخ محمد لطیف صاحب نے دس روپے اعانتِ بدر میں بیس روپے درویش فنڈ میں اور بیس روپے تعمیر مساجد فنڈ میں ادا فرمائے۔

خاکسار:۔ محمد نور عالم احمدی قائمقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

* گزشتہ پرچہ میں کتابت کی بعض غلطیاں ہو جانے کے سبب اعلان دوبارہ درج کیا جا رہا ہے۔

افسوس محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۳ر اگست۔ افسوس آج سوا دس بجے صبح بروز جمعہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ کئی روز شدید بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٭ مرحومہ کو چھ سات ماہ سے جگر میں خرابی کی تکلیف چلی آ رہی تھی۔ ماہ دسمبر میں ابھی پہلی اپنے وطن صالح نگر (یوپی) گئیں۔ مگر اسی جگہ جگر کی تکلیف ہوگئی۔ وہاں بھی ممکن علاج معالجہ ہوتا رہا۔ بیماری کی حالت میں آخر مئی میں قادیان آگئیں، تو یہاں بھی مقامی طور پر اور اس کے بعد وکا بجے ہسپتال امرتسر میں لے جا کر ڈاکٹری معائنہ کرایا گیا۔ ہر ممکن علاج معالجہ ہوتا رہا۔ مگر خدا کی تقدیر غالب آئی اور آج صبح اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

بعد از جمعہ احاطہ لنگر خانہ میں درویشانِ کرام کی بھاری تعداد سمیت حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور موصیہ ہونے کے سبب مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آٹھ نو سال قبل مرحومہ کو پہلے اپنی بڑی بیٹی کی جواں سالہ وفات اور اس کے چند روز بعد مرحوم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ کی ناگہانی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ جن کا ان کی صحت پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اب مرحومہ کی وفات ان کے سب بچوں کیلئے بھاری صدمہ ہے۔ مرحومہ نہایت درجہ نیک دل، متواضع، خدمتگزار، مہمان نواز خاتون تھیں اپنی نیک عادات، ملنسار طبیعت کے سبب محلہ احمدیہ کی خواتین میں ہر دلعزیز تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت محبت اور خادمانہ تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے دو بڑے عزیزان عبدالحمید، عبدالکریم تاثر مولوی فاضل اور دو بڑی لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں۔ باقی بیٹے زیر تعلیم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ اور درجات بلند فرمائے۔ اور مرحومہ کی سب اولاد و دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین ٭

درخواستِ دعا

خاکسار کو مع اپنی دونوں بیویوں کے اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت عطا فرمائے۔

میرے بڑے بیٹے نے گھڑی سازی کی دکان کھولی ہے اس کے کاروبار میں برکت اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے بطور شکرانہ دس ۱۰/- روپے اعانت بدر میں داخل کر چکا ہوں (خاکسار صالح محمد)

اخبار قادیان

قادیان ۱۸ر تبوک حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

— قادیان اور اس کے مضافات میں ہفتہ زیرِ اشاعت موسم خشک رہا

اداریہ ــــ بقیہ صفحہ (۲)

دانشور اس کا خیر مقدم کر چکے ہیں۔ ہمیں اس مسئلہ پر مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ معاہدہ بجائے خود افترا پردازوں کی مفتریانہ باتوں کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں ایسی افترائی باتیں مشہور کرنے میں مقبوضہ کشمیر کا مذکور اخبار ہی منفرد نہیں۔ بلکہ خود ہمارے اپنے ملک بھارت کے شہر بنگلور سے شائع ہونے والے' ہفت روزہ اخبار نشیمن' کو بھی شورش کاشمیری کے پس خوردہ استعمال کرنے میں خاص لطف آتا ہے۔ اس کے اکثر و بیشتر مضامین کے اقتباس نقل کرکے وہ بھی جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے میں کسی بھی دوسرے مخالف سے پیچھے نہیں رہتا۔ اس طرح وہ بھی "مخالفت برائے مخالفت" کا زندہ نمونہ پیش کرتا رہتا ہے۔ اخبار نشیمن کی ایسی باتیں ہمیشہ ہی جھوٹ' اور افتراء کا پلندا ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے باوجود علم کے' ہم نے کبھی بھی ان کا نوٹس نہیں لیا۔ اور "وَاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا" کے حکم خداوندی پر عمل کرنا مناسب دیکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ اسی اخبار کے ۱۲ر اگست میں شائع شدہ شورش کاشمیری کے "انکشافات" کو بھی صحیح آئینہ میں' پرکھنے کے لئے ہمارا اوپر کا نوٹ کافی ہے۔ اور پھر پاک بھارت معاہدہ نے اس اخبار کو بھی گھر تک پہنچا دیا ہے۔

٭ ٭ ٭ (۲) ٭ ٭ ٭

مخالفت برائے مخالفت کا دوسرا مذہبی رنگ کا نمونہ روزنامہ "انقلاب" بمبئی کے دو پرچوں ۲۸ر و ۳۰ر جولائی کے "احوالِ معارف" کے کالموں میں ملتا ہے۔ مختصر تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سرینگر کے نورالدین صاحب زاہد نے ایک کتاب حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کے حالات و واقعات وغیرہ پر مشتمل لکھی جیسا کہ زاہد صاحب نے اس تصنیف میں خود واضح کر دیا ہے۔ ان کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن علمی رنگ میں' موصوف نے بعض مقامات پر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ مشہور و معروف حدیث "لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ" کا بھی ذکر کیا ہے اس پر "احوال معارف" کے کالم نویس نے لکھا ہے کہ اس "حدیث میں صرف حضرت موسیٰ کا نام ہے۔ پیش کردہ حوالہ میں "عیسیٰ" کا اضافہ کیا گیا ہے۔" نیز کالم نویس لکھتا ہے کہ "حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ لو کان موسیٰ حیًّا ما وسعہ الا اتباعی۔ ... اگر کہیں عیسیٰ کا لفظ آیا ہے۔ تو وہ محدثین کے نزدیک ایک الحاق اور دضع ہے"
(روزنامہ انقلاب بمبئی ۲۸ر جولائی ص۳)

ہم نے اصل حدیث جو اوپر لکھی ہے۔ یہ "الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص۲۲" "ابن کثیر جلد ۲ ص۲۴۶"۔ "شرح مواہب اللدنیہ جلد ۶ ص۲۴۵" اور "فتح البیان حاشیہ جلد ۲ ص۲۴۶" وغیرہ کتب میں اسی صورت میں اب بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ لیکن حدیث کے جو الفاظ روزنامہ انقلاب کے کالم نویس نے نقل کئے ہیں۔ یہ شرح فقہ اکبر کے ہندوستانی ایڈیشن میں تحریفی کارنامہ کا نتیجہ ہیں۔ اس کے واضح تحریف ہونے کی دو زبردست دلیلیں ہیں۔ اوّل یہ کہ اسی کتاب کے مصری ایڈیشن میں موسیٰ کی جگہ "عیسیٰ" کا لفظ صاف طور پر بیان ہوا ہے۔ دوسرے جب ہم اس حوالہ کے سیاق و سباق کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو سیاقِ کلام بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ اس جگہ موسیٰ نہیں بلکہ عیسیٰ کا نام ہی ہونا چاہیئے۔ اسلئے کہ اس مقام پر بحث حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کی ہے۔ پھر موسیٰ کا نام اس موقعہ پر آنا قرینِ قیاس ہی نہیں ہو سکتا (ملاحظہ ہو کتاب شرح فقہ اکبر تصنیف مُلا علی قاری ص۱۰۱ مطبوعہ مصر)

بعض لوگ محض دھوکہ دہی کے لئے کہدیا کرتے ہیں کہ مصری ایڈیشن میں کتابت کی غلطی سے عیسیٰ کا لفظ لکھا گیا۔ جسے ہندوستانی ایڈیشن میں درست کرکے اس کی جگہ موسیٰ شائع کر دیا گیا۔ لیکن یہ لوگ سیاق کلام کو کہاں لے جائیں گے جس میں سوائے عیسیٰ کے اور دوسرا لفظ آ ہی نہیں سکتا۔ پس یہ بھی کھلا زمانہ کی تحریف کی ایک واضح مثال ہے جو احمدیہ جماعت کی مخالفت برائے مخالفت کا بھی ایک نمونہ ہے جسے مذہبی رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر ان لوگوں کے دل میں ذرا بھی خوف خدا ہوتا۔ تو نہ ایسی تحریفات کرنے کی جرأت کرتے اور نہ ایک ثابت شدہ صداقت کی مخالفت کرتے۔

بہر حال یہ ہے مخالفین احمدیت کی مخالفت برائے مخالفت کی ایک مختصر تفصیل مگر کسی قسم کی مخالفت بھی' جماعتِ احمدیہ کی ترقی کو روک نہ سکی۔ اس سے مبارک ہے وہ انسان جو ان حقیقتوں پر نگاہ بصیرت ڈالتا۔ اور اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لئے سنجیدگی سے غور و فکر کرتا ہے۔

میکسیکو میں خوفناک زلزلہ ۶۰۰ افراد ہلاک ہزاروں زخمی

میکسیکو ۲۹ر اگست گذشتہ روز میکسکو کے مرکزی علاقہ میں حالیہ برسوں کا خوفناک ترین زلزلہ آیا۔ جس میں ۶۰۰ سے زائد افراد کی ہلاکت کی اطلاع ملی ہے۔ راجدھانی کے جنوب مشرق کے ۷ شہر و قصبات زلزلہ سے متاثر ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ تباہی سیوڈاڈ سیرڈن میں ہوئی ہے۔ جہاں مقامی حکام کے مطابق ۲۰۰ سے زائد لاشیں ملبہ سے نکال چکے ہیں۔ شہر کی تمام بلڈنگیں تباہ ہو چکی ہیں۔ ایک شہر میں ایک ہسپتال اور پانچ منزلہ بلڈنگ گر گئی۔ ایک اور قصبہ میں ہسپتال کی بلڈنگ کا ایک حصہ گر گیا میکسیکو میں اس سال کے دوران تیسری بار زلزلہ آیا ہے۔ پیوبلا سٹیٹ میں زمین میں زلزلہ کے کارن شگاف پڑے دیکھے گئے۔ اس سے پہلے سیلاب نے تباہی مچا رکھی تھی۔ ویراکروز اسٹیٹ کے قصبہ میں ۳۰ افراد کے مرنے کی اطلاع ملی۔ اس کی آبادی ۶۵ ہزار ہے۔ اور شہر کی تمام بلڈنگیں تباہ ہو گئی ہیں۔ (پرتاپ جالندھر ۳۰/۸)

چالیس ہزار اشخاص گھر سے بے گھر ہو گئے۔ شہر اور پرانے احمد آباد کے درمیان پانچوں پل بند کر دیے گئے۔

احمد آباد یکم ستمبر گجرات کی تمام بڑی ندیوں میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ دریائے نربدا کا پانی اس وقت خطرہ کے نشان سے ۳ر۳ میٹر اونچا بہہ رہا ہے۔ دریائے سابرمتی نشیبی علاقوں میں پھیل گیا ہے۔ جس سے نیا شہر پرانے شہر سے کٹ گیا ہے۔ جس سے بیس ہزار اشخاص گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں اندازہ ہے کہ تمام گجرات میں ان کو اشخاص متاثر ہوئے۔ اور چالیس کروڑ روپے کی فصل و املاک تباہ ہو گئی ہے۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۴ر اگست بعد نماز عصر مکرم رحمت اللہ صاحب غوری قاضی جماعت احمدیہ یادگیر نے مکرم محمد الیاس صاحب ہوڈی کا نکاح محترمہ شاہ جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام جیلانی جینا سے ۔/۱۲۵ روپے حق مہر پر پڑھایا۔ آپ نے خطبہ میں رسم و رواج سے اجتناب کرنے اور سنت رسول پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

مکرم الیاس ہوڈی نے اس خوشی میں مبلغ ۔/۵ روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں

فجزاہ اللہ تعالیٰ

خاکسار :۔ عبد الحلیم مبلغ یادگیر

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کساؤمر لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لیے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

Azad TRADING CORPORATION 58/1 FHEARS LANE CALCUTTA-12.

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزے آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمائیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA -1

تار کا پتہ {AUTOCENTRE} {فون نمبرز} 23-1652 / 23-5222

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسمائے خریداران		اسمائے خریداران
۱۰۰۷	مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۱۹۰۸	مکرم حاجی قاری پنڈت بشیر الدین صاحب
۱۰۲۱	" اے ایچ محمود صاحب	۱۹۱۳	" ریاض احمد خانصاحب اچھپیرا
۱۰۳۱	" محمد شمس الحق صاحب	۱۹۲۰	" سیٹھ فاضل کریم علی صاحب
۱۰۳۴	" ڈاکٹر شاہ خورشید احمد	۱۹۵۵	" محی الدین صاحب غوری
۱۰۴۴	" احمد دین صاحب یاڑی پورہ	۱۹۵۶	" عبد الحمید شمر شہ صاحب ساگر
۱۰۸۹	" ایم کے ہما حسن صاحب	۲۰۰۳	" ایم عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۹۴	" محمد اسماعیل صاحب	۲۰۰۶	" محمد احسن صاحب بھاگلپور
۱۲۱۳	" بشیر محمد خانصاحب بمبئی	۲۱۰۶	" کے ایچ شیخ صاحب پٹنہ
۱۲۴۴	" عبد السلام صاحب ٹاک سرینگر	۲۱۰۷	" محمد اختر صاحب پروینہ
۱۲۵۰	" محمد بشیر احمد پرہ دلیسی	۲۱۷۳	" عبد القادر صاحب کنور
۱۳۳۱	" شیخ ابراہیم صاحب	۲۱۷۴	" سالاہ سراج صاحب
۱۳۵۶	" محمد شمس الدین صاحب حیدرآباد	۲۱۷۵	" سید خلیل اللہ صاحب
۱۳۸۴	" مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ	۲۱۷۶	گلستان ادب لائبریری حیدرآباد
۱۳۳۵	" شریف احمد صاحب جم ناریا	۲۱۷۷	بزم تہذیب ل لائبریری حیدرآباد
۱۳۶۱	" پیارے علی صاحب ڈائمنڈ ہاربر	۲۱۷۸	مکرم سید نظام الدین دالہانی گجرات
۱۳۹۱	" انیس الرحمان صاحب کیرنگ	۲۱۷۹	محترمہ ایم قدوس صاحبہ حیدرآباد
۱۵۶۴	مکرمہ مس حبیب اللہ صاحبہ	۲۱۸۰	مکرم انور بیگ صاحب
۱۶۰۸	مکرم۔ ایس۔ زیڈ۔ ایم صاحب	۲۱۸۱	" ایم کے رفیع الدین صاحب
۱۶۲۸	" محمد نعمت اللہ صاحب چندہ پور	۲۱۸۲	قرآن و سیرت سوسائٹی حیدرآباد
۱۶۲۷	" لطیف الرحمان صاحب	۲۱۸۳	مکرم سید ہاشم صاحب "
۱۶۵۵	" محمد عارف الدین صاحب جہلہ آباد	۲۱۸۸	" عبد الرشید صاحب بذرلدھیانہ
۱۶۹۶	" صلاح الدین صاحب فاضل	۲۱۸۹	" حبیب الرحمان صاحب بھگواڑا
۱۷۰۵	" شمس الدین صاحب شنکرپور	۲۱۹۰	" مبارک احمد صاحب
۱۷۲۲	" عبد الحمید صاحب عاجز کالاپن	۲۱۹۱	" محمد فضل اللہ صاحب بنگلور
۱۷۸۵	" محمد عظمت اللہ صاحب کرنول	۲۱۹۲	" نظام الدین صاحب میرٹھ
۱۷۹۸F	" آفتاب احمد صاحب کینیڈا	۲۱۹۶	" عبد النبی صاحب حیدرآباد
۱۸۲۹	" محمد شہاب الدین صاحب	۲۱۹۷	" ماسٹر شرف علی صاحب کلکتہ
۱۸۸۵	" سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری	۲۱۹۸	" محمد دیال سنگھ صاحب لدھیانہ
۱۸۹۶	" محمد نعمت اللہ صاحب غوری	۲۱۹۹	" صوبیدار مہر چند صاحب نزد حگا ری
۱۸۹۸	" محمد امام صاحب غوری یادگیر	۲۲۱۳	" محمد اسماعیل صاحب حیدرآباد
		۲۲۲۵	" شیر افگن صاحب بھاگلپور بہار

بقیہ اخبار احمدیہ

اور صاحبزادی امۃ الکریم کوکب کی طبیعت قدرے بہتر ہے۔ مگر نقاہت بہت زیادہ ہے۔ کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ باقی بچے خیریت سے ہیں۔